گیت

گیت اردو شاعری کی ایک صنف ہے۔ گیت کا موسیقی سے بہت قریب کا رشتہ ہے اسی لیے اسے غنائی شاعری میں شامل کیا جاتا ہے۔اس میں نہ تو الفاظ کی بازی گری ہوتی ہے اور نہ مبالغے سے کام لیا جاتا ہے۔ گیت میں ایک موڈ، ایک خیال اور ایک احساس کا بھرپور اظہار ہوتا ہے۔

اسے کسی بھی بحر میں لکھا جا سکتا ہے لیکن عموماً اس کے لیے چھوٹی بحریں ہی استعمال کی جاتی ہیں۔ اس کا مکھڑا ایک بحر میں اور بول مختلف بحروں میں ہوسکتے ہیں۔ گیت میں احساسات و تجربات، نرم، سبک، شیریں اور مترنّم الفاظ میں بیان کیے جاتے ہیں۔

اردو میں گیت کی روایت امیر خسرو سے منسوب کی جاتی ہے۔ قدیم عہد سے تا حال جو گیت لکھے گئے، ان کا خاص موضوع عشق ہے۔ جدائی کے غم اور ملن کی خوشی سے ہمارے گیت بھرے پڑے ہیں۔ گیت کا اظہار عام طور پر عورت کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اس میں عاشق یا شوہر سے جدائی اور موسموں اور تہواروں کے ماحول کا تذکرہ سیدھی سادی لیکن پر اثر زبان میں کیا جاتا ہے۔ عشقیہ جذبہ کے علاوہ مناظرِ فطرت، مختلف تہواروں اور حبّ الوطنی کے موضوعات پر بھی گیت لکھے گئے ہیں۔

اردو گیت کی روایت کے جائزے میں میرا بائی اور کبیر کے گیتوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ دکن میں بھی گیت کے لیے فضا بہت سازگار رہی ہے۔ ابراہیم عادل شاہ ثانی، قلی قطب شاہ، وجہی، علی عادل شاہ اور دوسرے شعرا نے اردو گیت کو فروغ دیا۔ شمالی ہندوستان میں افضل نارنولوی، عزلت، واجد علی شاہ اور امانت لکھنوی نے اس جانب خصوصی توجہ کی۔ جدید دور کے آغاز کے ساتھ عظمت اللہ خاں، آغا حشر، آرزو لکھنوی، حفیظ جالندھری، اختر شیرانی، میراجی، مطلبی فریدآبادی، سلام مچھلی شہری، شاد عارفی، احسان دانش، ندا فاضلی اور زبیر رضوی وغیرہ نے گیت کی صنف میں اہم اضافے کیے ہیں۔ ایک گیت دیکھیے:

© NCERT not to be republished

سُکھ کی تان

اب سُکھ کی تان سنائی دی
اک دنیا نئی دکھائی دی
اب سکھ نے بدلا بھیس نیا   اب دیکھیں گے ہم دیس نیا
جب دل نے رام دہائی دی
اک دنیا نئی دکھائی دی
اس دیس میں سب اَن جانے ہیں   اپنے بھی یہاں بے گانے ہیں
پیتم نے سب سے رہائی دی
اک دنیا نئی دکھائی دی
ہر رنگ نیا، ہر بات نئی   اب دن بھی نیا اور رات نئی
اب چین کی راہ سجھائی دی
اک دنیا نئی دکھائی دی
اب اپنا محل بنائیں گے   اب اور کے در پہ نہ جائیں گے
اک گھر کی راہ سجھائی دی
اک دنیا نئی دکھائی دی

(میراؔجی)

© NCERT not to be republished